<u>**Rohtas Mahila College , Sasaram**</u>

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part 2 Hons paper 3rd(2019-20)
Book-Parda-e-Ghaflat
Topic:- Drama Parda Ghaflat continued

Scanned with CamScanner

سے کر دی گئی تو خاندان میں نااتفاقی کی بنیاد پڑ جائے گی۔

احمد حسین : بہر حال نسبت تو ٹھہر چکی ہے اور شادی جواد سے ہونا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو دُنیا بھر کے سامنے ناک کٹ جائے گی۔ کہ بندھی بندھائی نسبت چھوٹ گئی۔

میر صاحب : خیر ہوگا (آس پاس نظر ڈال کر) نماز کا وقت آگیا ہے (اُٹھتے ہوئے سیتارام کی طرف مخاطب ہوکر) لالہ صاحب آپ کو جو کچھ گفتگو کرنا ہے احمد حسین سے کیجیے۔ آپ جانتے ہیں کہ مجھ سے تو کسی بات سے مطلب نہیں۔

سیتارام : سرکار آپ اور آمد میاں کچھ دو تھوڑی ہیں۔ ہم آپ کے بھی تابعداران کے بھی۔ اور آپ لوگوں سے بھلا ہم کاروبار کی بات چیت کریں گے ؟ گھر کا کام جان کر کرتے ہیں۔

میر صاحب : بے شک، آپ سے ایسی ہی اُمید ہے۔

(چلے گئے)

سیتارام : میاں یہ بڑی بے ڈھب خبر سُنائی۔ منظور میاں نے اگر سچ مچ درخواست دے دی تو اتنی بڑی جائداد ہاتھ سے گئی۔

احمد حسین : درخواست دینے میں کیا کچھ کسر ہے۔ بالکنسن کو تم جانتے ہو، ایک ہی کائیاں ہے۔ اس سے یہ کب اُمید ہو سکتی ہے کہ روک تھام کرے۔

سیتارام : پھر کیا کرنا چاہیے ؟

احمد حسین : تم بتلاؤ لالہ، تم مقدمے کے معاملے میں جتنا جانتے ہو ہم تھوڑی جان سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سیتارام: نہیں آمد میاں، ہم نے جو ایک آدھ حرف قانون سیکھا ہے سب آپ کے طفیل میں، لیکن اس معاملے میں ہماری سمجھ میں خود کوئی بات نہیں آتی۔

احمد حسین: پھر بھلا جب تمہاری فطرت نہیں چلتی تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

سیتارام: ایک بات کہوں اگر آپ خفا نہ ہوں۔

احمد حسین: کہو کہو، خفا ہونے کی کیا بات ہے؟

سیتارام: (اِدھر اُدھر دیکھ کر چپکے سے) کہیں ایسا ہوتا کہ شجاعت میاں کی لکھی ہوئی دستاویز نکل آتی کہ انھوں نے پچاس ہزار روپے بیس سال پہلے بڑی سرکار سے قرض لیے تھے۔

احمد حسین: دستاویز کہاں سے نکل آتی؟ میں سمجھا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔

سیتارام: آمد میاں بھان متی کے پٹارے سے سب کچھ نکل آتا ہے۔

احمد حسین: اچھا یہ مطلب ہے۔ مگر سُنو تو سہی یہ فقرہ کیسے چل سکتا ہے۔ بھائی صاحب ابھی ابھی کہہ چکے ہیں کہ شجاعت بھائی نے کبھی قرض نہیں لیا، وہ جو پوچھیں گے یہ دستاویز کیسی ہے؟

سیتارام: کہہ دیجیے گا کہ روپیا تھوڑا تھوڑا کر کے لیا تھا اور دستاویز کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا آپ بھول گئے۔

احمد حسین: واہ، یہ ایسی سہل بات ہے؟ وہ دیکھنے کو مانگیں گے اور دستخط کا فرق کوئی نہ پہچانے وہ ضرور پہچان لیں گے۔

سیتارام: تو ان کو بھلانے کی آپ کوئی فکر کیجیے۔ اب اتنا بھی آپ نہیں

Scanned with CamScanner

کر سکتے؟

احمد حسین : نہیں لالہ، یہ میرے کیا کسی کے بس کی بات نہیں۔ تم بھائی صاحب کو جانتے ہو پھر ایسی باتیں کرتے ہو۔ وہ ہرگز ان قانونی چالوں کے روادار نہیں ہوتے۔

سیتارام : پھر اور تو کوئی بات سوجھ نہیں پڑتی۔ آپ منظور میاں کو سمجھائیے کہ زمینداری کا کام بڑے بکھیڑے کا ہے، اس میں نہ پڑو۔ رہا خرچ، اس کی تمھیں کبھی کمی نہ ہوگی۔ سب کچھ تمھارا ہے۔ ذرا ہوشیاری سے مسکا لگائیے۔ شاید مان جائیں۔

احمد حسین : جی ہاں، میرے ہی سمجھانے سے تو وہ مانیں گے! میری تو انھیں صورت سے نفرت ہے دوسرے یہ کہ ان سے منطق کی بحث کون کرے گا؟

سیتارام : پھر بالکشن سے سمجھوتہ کیجیے، کسی طرح لڑکے کو پٹّی پڑھا دے کہ چچا کی زندگی میں عدالت سے بٹوارے کی اجازت نہیں ہوگی۔

احمد حسین : لالہ تم بھی بعض وقت عجیب باتیں کرنے لگتے ہو۔ ایسے بھی منظور بچے نہیں کہ جو کچھ بالکشن کہہ دے وہ مان لیں گے، اور پھر کرامت علی جو گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے ہے اور محمد علی جیسے قانون از بر، ان کے صلاح کار جو بیٹھے ہیں۔

سیتارام : (ٹھنڈی سانس لے کر) ایسا ہی ہے تو منظور میاں کے حصّے سے ہاتھ دھونا چاہیے۔ اور چھوٹی بٹیا کے حصّے کو کسی طرح بچانا چاہیے۔

احمد حسین : یہ بھی کچھ ایسا سہل نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ محمد جواد سے

Scanned with CamScanner

شادی ہو جائے تو وہ اپنا آدمی ہے اور جائداد اپنے ہی انتظام میں رہے گی۔ لیکن شادی ہو جائے تو جانیے۔

سیتارام : اگر سیدانی بی اپنی بات کی پچ کریں تو ضرور ہو گی۔

احمد حسین : ارے لالہ تم اس نئی پود کو نہیں جانتے ہو۔ یہ لوگ اپنی عقل کے آگے سات پشت تک کے بزرگوں کی کوئی ہستی نہیں سمجھتے۔ ان کے دماغ میں یہ سما گئی ہے کہ دُنیا کی اصلاح کریں گے۔ اور وہ کیسے، عورتوں کو لکھا پڑھا کے اور ان کا پردہ توڑ کے۔ بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ یہ اب تک دُنیا کیسے چل رہی تھی اور اب کیا مُصیبت آن پڑی ہے کہ عورتیں لکھ پڑھ کر قانون گو ہو جائیں اور گانو گانو ماری ماری پھریں۔

سیتارام : واہ آمد میاں آپ بھی کیا خوب وکیل مختاروں کی سی بحث کرتے ہیں مگر ہم سے پوچھیے تو یہ سب انگریزی کتابوں کا پھیر ہے۔ ہمارا چھوکرا ابھی چھٹی میں گھر آیا تھا اس کی کتاب اٹھا کر دیکھی۔ تصویریں تو اچھی چکنی چکنی ہیں مگر قسم لیجیے جو ایک حرف بھی سمجھ میں آیا ہو۔ جس زبان کی الف بے ایسی بے ڈھب اس کی کتابوں میں نہ جانے کیا بس بھرا ہو گا۔

احمد حسین : اجی چھوڑو اس قصّے کو۔ یہاں اپنی ہی مصیبت کیا کم ہے۔ اچھا لالہ، میں تو اب جاتا ہوں ذرا گانو کا ایک چکر لگاؤں گا۔

(اُٹھ کھڑے ہوئے)

سیتارام : (اُٹھ کر) بہت اچھا، مگر کل سود پہنچنے کا دن ہے اسے نہ بھولیے۔

(پردہ گر جاتا ہے)

Scanned with CamScanner

دوسرا سین

وہی جگہ۔ شیخ کرامت علی ڈیوڑھی کے قریب ایک مونڈھے پر رضائی اوڑھے بیٹھے ہیں۔ ڈیوڑھی کے دروازے میں پردہ پڑا ہے جس کے پیچھے رقیہ خاتون ابھی ابھی آکر بیٹھی ہیں۔

پردے کے پیچھے سے رقیہ خاتون کی آواز) شیخ جی، بندگی عرض ہے۔

شیخ جی۔ جیتی رہو سیدانی جی، خدا گھر بار میں برکت دے۔

رقیہ خاتون: کہیے شیخ جی، اب مزاج کیسا ہے۔ اس کھانسی نے آپ کو بڑی تکلیف دی۔

شیخ جی: کیسے؟ مجھے؟ نہیں سیدانی بی، بڑھاپے میں تو کھانسی تکیہ کلام ہوگئی ہے۔ سننے والوں کو اس سے تکلیف ہو مجھے تو آرام ملتا ہے۔

رقیہ خاتون: سچ ہے شیخ جی، بڑھاپا سب بیماریوں کی بیماری ہے۔ آپ تو خدا رکھے پانچ اوپر ستر برس کے ہیں صغرا کے باپ کو ابھی ساٹھ پورے نہیں ہوئے وہ بھی سدا کے روگی ہوگئے ہیں۔

شیخ جی: اجی الطاف میاں کی نہ کہیے، وہ جوانی ہی میں کون تندرست تھے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان ایک اندھیری کوٹھری میں رات دن جا نماز پر بیٹھا رہے گا تو صحت آپ ہی خراب ہوگی

رقیہ خاتون: بس شیخ جی آپ کی انھیں باتوں سے تو آگ لگ جاتی ہے

Scanned with CamScanner

آپ کے نزدیک جو اللہ کا نیک بندہ نماز وظیفے میں اپنے دن رات کاٹے وہ احدی اور نکمّا ہے۔

شیخ جی : اے لو سیدانی بی خفا ہوگئیں۔ میں نے تو ایک بات کہی تھی، اِن پر اعتراض کب کیا تھا۔

رقیہ خاتون : آپ مُنہ سے نہ کہیں مگر دل میں یہی ہے۔ کہیے میں جھوٹ کہتی ہوں؟

شیخ جی : اب تم کہلواتی ہو تو کہتا ہوں۔ میرا الطاف حسین کے کاہل ہونے میں کیا شبہ ہے۔ جو شخص دنیا میں اپنے خاندان کو نہ سنبھال سکے، جو اپنے ہمسایوں کا حق نہ ادا کر سکے، جو اپنی جائداد کو اپنے نالایق سالے اور ایک بے ایمان مہاجن کے ہاتھوں برباد ہونے کے لیے چھوڑ دے وہ کاہل نہیں تو کیا ہے؟

رقیہ خاتون : دیکھو بابا میں جانتی تھی کہ صغرا کے باپ اور احمد حسین کو صلواتیں سُنانا آپ کو منظور تھا۔ میں احمد حسین کی طرف سے تو کچھ نہیں کہتی، لوگ کہیں گے بہن ہے طرف داری کرتی ہے۔ لیکن صغرا کے باپ کو کوئی دوسرا کچھ کہتا تو مُنہ جھلس دیتی۔ غضب خدا کا جس شخص نے دنیا کو چھوڑا، چین آرام تج دیا، دن رات کی عبادت میں اپنی جان ہلکان کر دی، وہ لوگوں کے نزدیک کاہل ہے۔

شیخ جی : سیدانی بی کاہلی اسی کا نام نہیں ہے کہ آدمی سچ مچ ہاتھ پیر نہ ہلائے جو شخص اپنی سمجھ سے کام لینا نہیں چاہتا اور زندگی کی گتھیوں کو سلجھانے سے جی چُراتا ہے وہ سب سے بڑھ کر کاہل ہے۔ محض اللہ اللہ کرنے سے کوئی شخص اللہ کا نیک بندہ نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے پہلی شرط

Scanned with CamScanner